# روزے کے احکام ومسائل

۱۔ماہ رمضان کا دخول ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے یا شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے ثابت ہو جاتا ہے۔(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فتاوی فی أحکام الصیام ص ٦٦)

۲۔ماہ رمضان کے شروع میں (پورے رمضان کے لئے) ایک مرتبہ نیت کر لینا کافی ہے، مگر بیچ رمضان میں سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو ازسرنو نیت کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس نے پہلی نیت توڑ دی ہے۔(فتاوی أرکان الإسلام شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ص:٤٦٦)

۳۔اگر کوئی شخص بڑھاپے کے سبب یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے صحت کی امید نہیں، روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا اگر وہ اس کی طاقت رکھے۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص ۲۳۳)

۴۔نماز ترک کرنے والے کا نہ روزہ صحیح ہے اور نہ ہی اس کا روزہ مقبول ہوگا، کیونکہ نماز چھوڑنے والا کافر و مرتد ہے اللہ تعالی کے اس قول کی بنا پر: ((فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوْا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِيْ الدِّينِ))(اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ دیتے رہیں، تو تمہارے دینی بھائی ہیں)[سورہ توبہ:۱۱] نیز نبی کریم (ﷺ) فرماتے ہیں: (بَيْنَ الرَّجلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاَةِ) (مسلمان اور شرک وکفر کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔(فتاوی فی أحکام الصیام شیخ ابن عثیمین ص:۸۷)

۵۔جب یہ معلوم ہو کہ موذن طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیتا تو اس کے اذان شروع کرنے کے ساتھ ہی کھانے پینے اور دیگر تمام روزہ توڑنے والی چیزوں سے رک جانا ضروری ہے، ہاں اگر وہ اذان ظن وتخمین اور جنتری کی بنیاد پر دیتا ہو تو اذان کے وقت کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص:۲۵۹)

٦۔روزہ دار کا تھوک نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔میرے علم کے مطابق اہل علم کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔البتہ رینٹ اور بلغم جب منہ تک پہنچ جائے تو اس کو اگل دینا ضروری ہے، کیونکہ روزہ دار کے لئے اس کو نگلنا اس وجہ سے جائز نہیں کہ اس کا اس سے بچنا آسان اور ممکن ہے۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص:۲۵۱)

۷۔روزہ دار سے نکسیر، استحاضہ اور اس جیسا دوسرا کوئی خون نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، صرف حیض، نفاس اور پچھنا لگوانے کے خون ہی سے روزہ فاسد ہوتا ہے، البتہ ضرورت کے وقت خون کا ٹیسٹ کروانے کے لئے روزہ دار کا خون نکلوانے میں کوئی حرج نہیں۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص:۲۵۱)

۸۔اگر کسی نے عمداً قے کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر کسی کو بلا قصد خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص:۲۵۱)

۹۔غرغرہ کی دوا استعمال کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ دوا پیٹ میں نہ جائے، لیکن بلا ضرورت غرغرہ نہ کرے۔(فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ ج ا ص ۵۰۰)

۱۰۔آنکھ یا کان میں دوا ڈالنے نیز آنکھ میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(فتاوی ابن عثیمین ج ا ص ۵۲۰)

۱۱۔بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کے کنارہ میں رکھ کر چکھے اور اسے حلق تک نہ جانے دے۔(شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ فتاوی إسلامیہ ج ۲ ص:۱۲۸)

۱۲۔اگر میاں بیوی رمضان میں روزہ کی حالت میں ہوں اور شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کرلے،تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں،البتہ شوہر گنہگار ہوگا،نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے،اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے روزہ رکھے،اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔(ابن عثیمین رحمہ اللہ فتاوی اِسلامیہ ج۲ص ۱۳۶)

۱۳۔اگر ذہن میں شہوت کا تصور کیا اور منی خارج ہوگئی،یا سوتے میں احتلام ہوگیا،تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج ۵ ص:۲۴۳)

۱۴۔مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(لیسدار پتلے مادہ کو مذی کہتے ہیں جو غلبہ شہوت کے وقت نکلتا ہے)۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج۵ص:۲۴۵)

۱۵۔بطور علاج ایسا انجکشن جو کھانے پینے یا غذا کا بدل نہ ہو،خواہ وہ مریض کے پٹھے پر لگایا جائے یا نس میں اور خواہ مریض اس کی کڑواہٹ اپنے حلق میں محسوس کرے،تب بھی اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(مجالس شہر رمضان ابن عثیمین رحمہ اللہ ص:۱۰۰)

۱۶۔اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا،لیکن جب یاد آئے تو فوراً کھانے پینے سے ہاتھ روک لینا واجب ہے،حتیٰ کہ منہ کا لقمہ یا گھونٹ بھی اگل دینا واجب ہے۔(فتاوی ابن عثیمین ج ا ص:۵۲۷)

۱۷۔حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم مریض جیسا ہے،اگر ان کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو ان کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ہاں!جب دونوں روزہ رکھنے پر قادر ہوں تو ان پر فوت شدہ روزوں کی قضا واجب ہے۔(مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج۵ص:۲۰۷)

۱۸۔اگر ناک میں دوا ڈالنے سے دوا حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔(فتاوی ابن عثیمین ج ا ص ۵۲۰)

۱۹۔اگر روزہ دار ایسا انجکشن لگوائے جو کھانے پینے اور بھوک کے لئے کافی ہو،تو اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔(مجالس شہر رمضان ابن عثیمین رحمہ اللہ ص:۱۰۰)

۲۰۔اگر کوئی مسلمان رمضان بھر بیمار رہا اور بعد رمضان اسی بیماری سے وفات پا گیا تو نہ اس پر قضا ہے اور نہ مسکین کو کھانا کھلانا؛ کیونکہ وہ شرعاً معذور تھا۔ (فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج۵ص:۲۳۹)

۲۱۔مسافر کے لئے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے،اور جو بحالت سفر روزہ رکھ لے،اس پر کوئی حرج بھی نہیں؛ کیونکہ سفر کی حالت میں نبی (ﷺ) سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہے،البتہ گرمی کی شدت ہو اور مشقت دوچند ہوجائے تو ایسی صورت میں مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا متعین ہوجاتا ہے، بلکہ اس کے لئے اس حالت میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔(فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ج۵ص:۱۸۷)

۲۲۔روزہ دار کیلئے رمضان کے دن میں نیز دوسرے دنوں میں بھی بحالت روزہ مسواک کرنے سے پرہیز کرنا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا؛ کیونکہ مسواک کرنا بہرصورت سنت ہے۔(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فتاوی اِسلامیہ ج۲ص ۱۲۶)

۲۳۔روزہ دار کے لئے خوشبو لگانا اور سونگھنا جائز ہے،مگر بخور نہ سونگھے؛ کیونکہ بخور کا دھواں کثیف اور گاڑھا ہوتا ہے جو معدہ تک پہنچتا ہے۔(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فتاوی اِسلامیہ ج۲ص ۱۲۸)

۲۴۔دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا،مگر جہاں تک ہوسکے خون نگلنے سے پرہیز کرے،اسی طرح اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور اس نے خون نگلنے سے پرہیز کیا تو اس پر نہ کچھ واجب اور نہ ہی قضا لازم ہے۔(فتاوی اَرکان اِسلام شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ص ۴۷۶)